79190-کھانے کے باقی ماندہ ذرات کا بغیر ارادہ پیٹ میں چلے جانے کا حکم

سوال

سحری کھانے کے بعد میں دانت سیدھا کرنے والا آلہ رکھتا ہوں، اور دانت صاف کرنے کے بعد اس میں کچھ کھانے کے ذرات باقی بچ رہتے ہیں جن پر میں متنبہ نہیں رہتا، جس کی بنا پر کوئی ذرہ حلق میں چلا جاتا ہے اور کچھ کو میں نکال لیتا ہوں، تو کیا میرے ذمہ قضاء ہے یا نہیں ؟

پسندیدہ جواب

روزہ رکھنے والے مسلمان شخص کو چاہیے کہ وہ رات کو اپنے دانت صاف کرلیا کرے، جہاں کھانے وغیرہ کے کچھ ذرات اٹک گئے ہوں تو وہ صاف ہوجائیں، اور اسے دوران وضوء اچھی طرح کلی کرنی چاہیے تا کہ دانتوں میں پھنسے ہوئے کھانے کے ذرات نکل جائیں.

اور جس کسی نے بھی دانتوں میں پھنسے ہوئے کھانے کے ذرات نکالنے کی استطاعت ہونے کے باوجود خود نگلے تو اس سے اسکا روزہ ٹوٹ جائیگا، لیکن اگر وہ بغیر اختیار کے ہوں، مثلا اگر وہ تھوک کے ساتھ مل کر خود ہی حلق میں چلے جائیں اور وہ اسے باہر نکالنے کی استطاعت نہ رکھے تو اس کا روزہ صحیح ہے، اور اس پر کچھ لازم نہیں آتا.

ہمارے اصحاب یعنی شافعیہ کہتے ہیں: اگر اس کے دانتوں میں کھانے کے ذرات باقی بچ رہیں تو اسے رات کو ہی دانتوں کا خلال کرنا اور اپنے منہ کو صاف کرنا چاہیے، اگر وہ صبح روزہ رکھے اور اس کے دانتوں میں کچھ باقی ہو اور اس نے عمدا ان ذرات کو نگل لیا تو ہمارے نزدیک بغیر کسی اختلاف کے اسکا روزہ ٹوٹ جائیگا، امام مالک، ابو یوسف اور احمد کا یہی قول ہے....

روزہ ٹوٹنے میں ہماری دلیل یہ ہے کہ: اس نے اس چیز کو نگلا ہے جس سے احتراز کرنا اور بچنا ممکن تھا، اور اسے نگلنے کی کوئی ضرورت نہ تھی، تو اس طرح اسکا روزہ باطل ہوجائیگا، جیسا کہ اگر اس نے اپنے ہاتھ سے اسے دانت سے نکالا اور نگل لیا.....

لیکن اگر وہ تھوک میں مل گیا اور اس نے اسے بغیر قصد و ارادہ کے نگل لیا تو اس میں امام شافعی رحمہ اللہ سے اصحاب نے نقل کرنے میں اختلاف کیا ہے، بعض نے یہ نقل کیا ہے کہ اس سے روزہ ٹوٹ جائیگا، اور بعض نے نقل کیا ہے کہ اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا.

اور صحیح یہ ہے اور اکثر کا قول بھی یہی ہے کہ یہ دو حالتوں پر ہے: جب یہ کہا ہے کہ: اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا" تو اس سے یہ مراد ہے کہ اگر وہ اس میں امتیاز کرنے اور باہر نکالنے میں قادر نہ ہو.

اور جب یہ کہا کہ: اس سے روزہ ٹوٹ جائیگا، تو اس سے مراد یہ ہے کہ جب وہ باہر نکالنے پر قادر ہو لیکن ایسا نہ کرے بلکہ اسے نگل جائے" انتہی. کچھ کمی و بیشی کے ساتھ.

دیکھیں: المجموع للنووی (317/6).

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (78438) کے جواب کا مطالعہ کریں، اس میں ابن قدامہ رحمہ اللہ کی بہت ہی نفیس اور عمدہ کلام ہے آپ اسکا مطالعہ کریں.

اور اسی طرح سوال نمبر (22981) کے جواب کا مطالعہ بھی کریں اس میں روزہ توڑنے والے قواعد و ضوابط کا بیان ہوا ہے.

واللہ اعلم.